مرزائیت اور عیسائیت

اپنے آئینے میں

مصنف صاحبزادہ سید محمد جمال الدین کاظمی

باہتمام صاحبزادہ سید فرید الحسن کاظمی صاحب

ناشر مکتبہ غوثیہ

مین یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان

حصہ اوّل

مرزائیت

اپنے...... آئینے...... میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! آج جن حالات سے اسلام کو واسطہ پڑ رہا ہے وہ تاریخ کا تاریک ترین اور خون آلود باب ہے اسلام پر ہمیشہ بھیا نک حملے ہوئے ہیں لیکن آج کی تیراندازی بے پناہ عیاری کا ثبوت مہیا کرتی ہے گلوں کو تو ہمیشہ کاٹا جاتا رہا لیکن گلستان اجاڑنے کی فکر آج کی جارہی ہے پتے تو پہلے بھی جھڑتے رہے شاخیں بھی سفاکوں کے ہاتھوں کٹتی رہیں لیکن تنوں کو بنوں سے اکھیڑنے کا اہتمام آج کیا جارہا ہے ضرور قاتل کا کچھ انداز بدل گیا ہے مادی ترقی کے ساتھ ذہنی قوت بھی کچھ قوی ہوگئی ہے آج علی الاعلان اسلام کے خلاف آواز بلند نہیں ہوتی بلکہ اسلام کے لبادے میں بگلا بھگت اپنا مشن کامیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی حد تک یہ طریقہ کامیاب بھی ثابت ہوا ہے۔عوام الناس کیلئے یہ جال صیادوں نے نہایت مضبوط پایا ہے۔

لیکن الحمدللہ کہ شیدایان اسلام رنگ و بو اور خار وگل سے بے نیاز ہمیشہ باطل کیلئے سیف اللہ بنے رہے نہ تو انہیں کبھی طاقت سے، نہ لالچ سے، نہ دلائل سے پست کیا گیا اور نہ ہی کبھی تلواروں کی جھنکاروں میں ان کی صدائے حق دب سکی، ان کے نعرے ہمیشہ ظلمتوں کے سینے چاک کرتے رہے ان کی تبلیغ وارشاد ہمیشہ کفار ومنافقین کے بدنما چہرے بے نقاب کرتی رہی ۔

خدا رحمت کند آں عاشقان پاک طینت را

الحاصل......آج کی بڑھتی گمراہی قابل صد افسوس ہے لیکن اس کے باوجود ملت اسلامیہ کا جو نقصان مرزائیت نے کیا ہے وہ محض نا قابل تلافی ہی نہیں بلکہ اسلام کے شفاف دامن پر ایک زبردست بھدا اور گندا داغ ہے جو مدتوں تک دھل نہ سکے گا اور تا قیام قیامت ملت اسلامیہ مرزا اور اس کے حواریوں پر لعنتیں برساتی رہے گی مرزا نے جس بیہودگی، دریدہ ذہنی و بدگوئی سے کام لیکر اپنی کتابوں میں معظمین اسلام انبیاء کرام علیہم السلام کی ذوات مقدسہ پر کیچڑ اُچھالا ہے اس کی مثال ناپید ہے اور شائد اس قسم کے خرافات اس ہی کا واحد حصہ تھے حکومت سے بھی التجا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس فرقہ ضالہ غالیہ مضلہ فاسقہ کافرہ کو نہ تو کسی قسم کی امداد دینی چاہیے اور نہ ہی انہیں اعلیٰ ملازمتوں پر مقرر کر کے حکومت کو بین الاقوامی سطح پر یا اسلامی بلاک کے مشترکہ ممالک میں کمزور کرنے کی اجازت دی جائے اس سے قبل ظفراللہ سے جو نقصان پاکستان کو بیرونی سیاست میں اسلامی لحاظ سے پہنچا ہے اسی سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور ماضی کے تجربات کو حال و مستقبل کیلئے خضر راہ بنانا چاہیے اور مرزائی فرقہ کے مسائل کو اقلیت کی صورت میں حل کرنا چاہیے اور ان کو اکثریت قرار نہ دے کر مسلمانوں کو ظلم عظیم سے بچایا جائے اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر کے اس فتنہ عظیم کو ختم کیا جائے اور خصوصاً ان عناصر پر پابندی عائد کی جائے جو کہ اعلیٰ ملازمتوں پر مقرر ہیں تا کہ وہ اپنے عہدوں کے بل بوتے پر مرزائیت کو چار چاند نہ لگا سکیں مقام صد افسوس ہے کہ ملت اسلامیہ پاکستان میں اسلام کے زبردست مخالف نہ ہی صرف قیام پذیر ہیں بلکہ یہ باغی مالکان ملت کو ملک سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کس کی سرد مہری کا نتیجہ ہے کاش اگر ذمہ دار افراد ذرا بھی تامل کرے تو ملک تباہی اور اسلامی بحران سے بچ جاتا اب بھی وقت ہے کہ ارباب حکومت اس طرف توجہ دیں۔ دیدہ باید

ختم نبوت پر تحقیقی نظر

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔

مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ آقائے نامدار جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے اور نہ رسول۔ نبی خواہ ظلی ہو یا مستقل بہر صورت نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خاتم النبیین و خاتم نبوت ہیں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب ہے اب میں مرزا کے دعویٰ پر چند استحالے اور اس کے ساتھ قرآنی دلائل پیش کر کے مرزا کی تہذیب اور استعداد نبوت کا راز افشاء کر کے رسالہ ختم کر دوں گا۔ رسالے کو زیادہ سے زیادہ شائع کرنے کیلئے بالکل مختصر کر رہا ہوں اور اس بنا پر عقلی دلائل کو نقلی دلائل سے زیادہ ذکر کیا گیا ہے اور اگر ضرورت محسوس ہوئی اور کسی مرزائی سے اس کا جواب لکھنے کی ہمت ہوئی تو اِن شاءَ اللہ پھر ختم نبوت پر مبسوط کتاب لکھوں گا جو دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے لبالب ہوگی۔

وما توفیقی الا باللہ حسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر

ایک نبی کے بعد دوسرے نبی یا رسول کی ضرورت تب محسوس ہوتی ہے جبکہ پہلے نبی کی شریعت میں تغیر تبدل ہو جائے اور لوگ اس سے بالکل علیحدگی اختیار کر لیں یا کوئی ایسے مسائل پیدا ہو جائیں جن کا حل اس دین یا رسول کی لائی ہوئی کتاب یا صحیفہ میں موجود نہ ہو یا کسی نبی کو معاون نبی دیا جائے جبکہ نبی کو معاون کی ضرورت خواہ وہ پہلے نبی کی زندگی میں ہو یا بعد میں، اسی کو ظلی نبی کہتے ہیں ان تین صورتوں کے علاوہ کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کیونکہ نبی و رسول کی زندگی اور بعثت کا مقصد ہدایت اور تبلیغ ہے اور یہ ان کی زندگی کا جزو لازم بحیثیت شرط ہوتا ہے۔ اذا فات الشرط فات المشروط جب تبلیغ یا ہدایت کی ضرورت نہ ہو اور شرط کا فقدان ہو اس وقت نبی کی بعثت کسی حد تک تحصیل حاصل ہوتی ہے اور مسلمہ طور پر تحصیل حاصل باطل ہے ہدایت اور تبلیغ کے فریضہ کے سوا نبی کا مبعوث ہونا بے معنیٰ اور باطل ہے۔

اولاً.....فکر طلب امر یہ ہے کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین میں کیا کمی زیادتی قطع برید ہوئی ہے یا نہیں۔

ثانیاً.....آپ کا مشن اور دین کتاب اللہ قرآن پاک ہے جب آپ کا دین جس کی اشاعت آپ پر فرض تھی وہ قرآن پاک ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ قابل قطع و برید یا افراط وتفریط ہے یا نہیں اس کیلئے ہم دلائل پیش کرتے ہیں:۔

ذالك الكتاب لا ريب فيه

قرآن پاک میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

....

لا تبديل لكلمات الله

قرآن پاک میں تغیر وتبدل نہیں۔

....

انّا نحن نزلنا الذكر و انا له الحافظون

بیشک ہم نے قرآن پاک کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

....

تفصيلا لكل شئى

قرآن پاک میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے۔

....

و انه لكتاب عزيز لا ياتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميد

اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ہوا ہے حکم والے سب خوبیوں سراہے کا۔

ان آیات مقدسہ سے یہ دعویٰ مبرھن ہو گیا کہ کلام اللہ ہر قسم کی قطع و برید افراط وتفریط سے محفوظ و مامون ہے اور نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین کیا تھا قرآن پاک اور قرآن پاک ہر قسم کی خامی سے قطعی محفوظ ہے تو پہلی صورت جس کیلئے ایک نبی کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہوتا ہے باطل ہو گی لہذا دین میں کسی خامی کے باعث مرزا کا نبی بن کر آنا باطل ہوا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ پہلے دین اور شریعت میں جدید مسائل کا حل ناپید ہو اور پہلی شریعت کسی وجہ سے جامع نہ ہو تو دوسرا نبی یا رسول بھیجا جاتا ہے۔اب ہم دین اسلام کی جامعیت پر نظر ڈالتے ہیں۔

ولا حبۃٍ فی ظلمت الارض ولا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین

یعنی زمین کی تاریکیوں میں کوئی ایسا دانہ نہیں اور نہ ہی کوئی تر اور خشک چیز جو کتاب مبین میں لکھی نہ گئی ہو۔

....

وما من غائبۃ فی السماء و الارض الا فی کتاب مبین

آسمانوں اور زمینوں کے غیب قرآن پاک میں موجود ہیں۔

....

و کل شئی احصینہ' فی امام مبین

اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہوگیا کہ دین مصطفوی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام یعنی کلام ربی میں تمام علوم درج کر دیئے گئے ہیں جو کہ ہر وقت کی ضرورت اور ہر قسم کے مسائل خواہ وہ جدید ہوں یا قدیم سب کے حل کیلئے کافی ہے نبی کی بعثت کی دوسری صورت یہ تھی کہ پہلے نبی کا دین یا رسول کی کتاب جدید مسائل پر حاوی نہ ہو جب یہ ثابت ہوگیا کہ نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام جدید وقدیم مسائل پر نہ صرف حاوی ہے بلکہ ہر تحقیق کا منبع ہر باریکی کا معدن اور ہر عقدہ کا حل ہے تو اس صورت میں بھی مرزا کا ادعائے نبوت باطل ہے۔تیسری صورت یہ ہے کہ کسی نبی کو معاون نبی دیا جائے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہارون علیہ السلام معاون دیئے گئے تھے جسکا مرزائی دعویٰ کرتے ہیں اور ظلی نبوت پر زور دیتے ہیں۔ملاحظہ ہو ارشاد ربی ہے و ما ارسلنک الا کافۃ للناس یعنی اے حبیب ہم نے آپکو تمام لوگوں کیلئے کافی بنا کر بھیجا ہے۔اسکی تفسیر حدیثِ پاک سے ملاحظہ ہو ارسلت الی الناس کافہ میں تم لوگوں کیلئے کافی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کیلئے کافی ہیں بلکہ عالمین کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کافی ہے۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین نہیں بھیجا ہم نے آپ کو اے محبوب! مگر تمام جہانوں کیلئے رحمت۔آپ عالمین کیلئے رحمت ہیں جب عالم کیلئے رحمت ہیں تو رحم کی کوئی خاص قسم مراد ہوگی اور کسی خاص نوعیت کا رحم ہوگا اور وہ نبوت و رسالت اور تبلیغ و ہدایت ہے آپ کی نبوت سے عالمین کے گم کردہ راہ انسانوں نے اپنے مقامات پہچانے تو رحمت بمعنی نبوت آئی تو آپکی نبوت عالمین کیلئے عام اور جمیع الناس کیلئے کافی ہے

اس تحقیق کی روشنی میں دیکھا جائے کہ مرزائی جو مرزا کیلئے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان کا یہ دعویٰ آیت وما ارسلنك الا كافة للناس کے معارض اور مقابل ہے آیت سے جس چیز کی نفی ہوئی ہے مرزائی اسی کو ثابت کرر ہے ہیں تو یہ ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ جو چیز قرآن مجید کے معارض ہو وہ باطل ہوتی ہے لہٰذا ظلی نبی کا آنا باطل ہوا تو مرزا کا دعویٰ ظلی نبی بھی بے بنیاد باطل اور قرآن پاک کے صریح مخالف ہے تینوں صورتیں جو کہ ذکر ہو چکی ہیں عقلاً نقلاً باطل ہیں اب ایک چور دروازے کا راز ملاحظہ ہو۔

مرزائی قادیانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ مرزا غلام احمد (العیاذ باللہ) عیسیٰ علیہ السلام ہے اور نزول کا معنیٰ عام ہے یہ ضروری نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں مرزائی حضرات سے گزارش ہے کہ واقعی اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہے اور نزول کا معنیٰ بھی عام ہوسکتا ہے تو کیا حدیث پاک میں نزول کی جگہ کا کوئی تعین ہے یا نہیں جغرافیائی لحاظ سے وہ مقام کون سا ہے کیا مسجد اقصیٰ بیت المقدس پر آپ نزول نہیں فرمائیں گے اگر کثیر احادیث سے بندہ مقام نزول عیسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ ثابت کردے تو کیا مرزائی اپنی ہٹ دھرمی چھوڑ کر صحیح مسلمان ہو جائیں گے اگر کوئی ایسا مرزائی ہے تو بندہ سے رجوع کرے۔

مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام کیسے ہوسکتے ہیں جبکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مسجد اقصیٰ بیت المقدس پر نزول فرمائیں گے اور مرزا صاحب قادیان میں پیدا ہوئے بڑے ہوئے اور پھر وہاں سے ربوہ آئے اس تفاوت کے باوجود کیا مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام ہوسکتے ہیں اور یہ بھی دکھائے کہ کہیں لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام قادیان میں پیدا ہوں گے اور یہ بھی واضح کیجئے کہ نزول اور تولید میں کوئی فرق ہے یا نہیں اور بیت المقدس اور قادیان میں بھی کوئی فرق ہے یا نہیں۔

فان لم تفعلو و لن تفلعو فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارة

اگر مذکورہ بالا سوالات کے جوابات نہ بن آئیں تو مرزائی صاحبان کو چاہئے اپنے جسموں کو دہکتی آگ کے شعلوں سے بچانے کی راہ اختیار کریں اور میرا یہ دعویٰ ہے کہ کوئی مرزائی ان سوالات کے جوابات نہیں دے سکتا اگر کسی میں جرأت ہے تو میدان میں آئے، دیکھا جائے گا۔

ختم نبوت پر مختصری بحث آپ نے ملاحظہ فرمائی اس تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ آقائے نامدار فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں تو پھر مرزا صاحب کے مشن کو ڈھونگ اور روٹی کمانے کا ذریعہ ہوس زر اور شوق وقار ہی کہا جائے گا حاجی حق کوتلوی نے مرزا صاحب کی کیسی بہترین تصویر پیش کی ہے:۔

ہم جانتے ہیں پیٹ کی خاطر ہیں سارے ڈھونگ
دعوے کئے جتنے بھی ایک بو الفضول نے

میرے رسول نے تو دیئے توڑ سارے بت
اور روٹیاں ہی توڑی ہیں تیرے رسول نے

نبی کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود مرزا کا دعویٰ بن بلائے مہمان کا آئینہ دار ہی ہوگا اور یہ کہنا پڑے گا کہ کمبل کو تو میں چھوڑتا ہوں کمبل مجھے نہیں چھوڑتا نبوت کا دروازہ تو بند ہے مگر مرزا صاحب بھنگ کے نشہ میں مدہوش درِ جاناں پہ دستک دیتے ہی رہے۔

ایں چہ بو العجبی است

اب یہ کہ مرزائیوں کے دعوے کے مطابق اگر نبی کی ضرورت تھی اور مرزا ظلی نبی یا مسیح موعود بن کر آئے تو اب قارئین یہ ملاحظہ فرمائیں کہ یا مرزا نبوت کے قابل تھا اور اسکے اخلاق کیا ایک نبی کو زیب دیتے ہیں اور اتنی پست اخلاقی کے باوجود دعویٰ نبوت کیا ایک مضحکہ خیز چٹکلہ نہیں اور کیا مرزا اپنی تحریروں کے چنگل میں پھنس کر صرف ایک ڈرامہ ہی بن گئے۔

اعدلو ھو اقرب للتقویٰ

نقل کفر کفر نباشد

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی شان میں زبردست گستاخی

ملاحظہ ہو! میں ابراہیم ہوں اب میری پیروی میں نجات ہے خدا نے میرا نام ابراہیم رکھا ہے جیسا کہ فرمایا سلام علی ابراھیم ما فینا و نجینا من الغم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی یعنی سلام ہے ابراہیم پر یعنی اس عاجز پر ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ایک غم سے اس کو نجات دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تو نجات پاؤ گے یہ قرآن مجید کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ ابراہیم کو بھیجا گیا ہے تم عبادتوں اور عقیدوں کو اس طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا۔ یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اُمت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پا جائے گا جو کہ اس ابراہیم کا پیروکار ہوگا۔ (ضمیمہ گولڑویہ)

افسوس! ابراہیم بننے کا دعویٰ کرنے والا ذرا تامل کرتا تو کیا ہی اچھا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں زہر آلود گستاخیاں

ملاحظہ ہو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدزبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے انہوں نے زبان کی ایسی تلوار چلائی کہ کسی نبی کے کلام میں ایسے سخت اور آزاردہ الفاظ موجود نہیں۔ (......الاوہام)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں۔ (چشمہ مسیحی)

اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شرابی تک کہا۔ (العیاذ باللہ)

ملاحظہ ہو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح)

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔ (ریویو جلد اول قادیان ۱۹۰۲ء)

آپ نے مرزا کی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقائد کی سادہ سی جھلک ملاحظہ فرمائی مزید چند حوالے ملاحظہ ہوں تا کہ مرزا کی شخصیت مکمل کھل کر آپ کے سامنے آجائے۔

ملاحظہ ہو! یسوع کے ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے کچھ نہیں تھا پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں اور آپ کی زِناکار اور ایسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم و نور القرآن)

نوحہ کناں ہوں مرزائی، مرزا کی اس بیہودگی پر اور حق وصداقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنا عقیدہ صحیح کریں اور ایسے واہیات انسان کی پیروی کو خیرباد کہہ کر از سر نو اسلام کا صراط مستقیم اختیار کریں۔ اٰمنو باللّٰہ وکتبہٖ ورسولہٖ پر ایمان رکھتے ہوئے دولت ایمانی سے اپنا دامن پر کریں۔ معاملہ اظہر من الشمس ہونے کیلئے چند مزید حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو نبی بنایا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا ہے خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود کو بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ (دافع بلاء)

سرکشی غداری مکاری دغابازی دروغ کی انتہا اسی پہ نہیں بلکہ اس سے مزید بڑھ کر ملاحظہ ہو۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح بن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ (دافع بلاء)

دجال ابن دجال

مرزاجی نے تو جواکابرین اسلام پر تلوار چلائی وہ آپ نے ملاحظہ فرمائی اور آئندہ اوراق میں بھی ملاحظہ فرمائیں گے لیکن مقام صدافسوس ہے کہ پنڈت جی کے چیلوں گرگھنٹیلوں نے بھی بانی اسلام کی ذات مقدسہ مطہرہ تک دست درازی کی ملاحظہ ہو۔

اگر کوئی شخص مجھ سے یہ پوچھے کہ کیا محمد صلعم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کرسکتا ہے تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلعم سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔ (خطبہ مرزا محمود الفضل، ۱۶ جون ۱۹۲۲ء)

حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ عالیہ کافرہ کا مجموعہ مرکب اور اجزائے ترکیبی کچھ ایسے ہی تھے کہ ؎

گر یہ امیر دسگ وزیر وموش رادیواں کنند　　　ہمچوار باب دولت ملک راویراں کنند

جناب سیّدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں شرمناک گستاخی

اے پہلو میں قلب سلیم رکھنے والو! اے کلمہ پڑھنے والو اور اس پر ایمان رکھنے والو کون نہیں جانتا کہ حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا آقائے نامدار، مدنی تاجدار، حبیب پروردگار، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر ہیں اور آپ کے عظیم مرتبے سے کون واقف نہیں حقیقت یہ ہے کہ انسانی غیرت اور انسانیت کی راہ ہی تو انہوں نے قائم کی ہے کہ ۔

جب کبھی غیرت انساں کا سوال آتا ہے فاطمہ زہرا تیرے پردے کا خیال آتا ہے

یہ واشگاف حقیقت ہے کہ چند سطور میں آپ کے محاسن ومناقب فضائل وکمالات کا احاطہ نہ صرف مشکل ہے بلکہ محالات ہے کہا جائے تو بھی مبالغہ نہ ہوگا آپ کی زندگی کے ایک پہلو پر سینکڑوں کتابیں لکھی جائیں تو کم ہیں آپ کی عصمت وعفت دنیائے عالم کی ناموس وغیرت ہے۔

بے اجازت جن کے گھر جبرائیل آتے نہیں قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہل بیت

لیکن افسوس کہ آپ کی ذات مقدسہ مطہرہ بھی اس سفاک زمانہ دجال وکذاب مفتری وکافر شقی ولیئم مرزا سے نہ بچ سکی ملاحظہ ہو۔

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

کتنی حیاء سوز اور ذلیل حرکت ہے اگر یہی مرزا کی بہو بیٹیوں کے متعلق کہا جائے تو امید ہے کہ وہ مارے غصے کے لال پٹاخہ بن جائیگا اور اپنا منہ پیٹ دے گا یہ مرزا کی کیفیت ہے جس کی غیرت کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا اور وہ بے غیرت وبدکردار عالم ہے۔ لیکن آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لخت جگر کے متعلق ذہن میں ایسا خیال لانا کھلا کفر ہے اور زبردست طوفان بدتمیزی اور بے پناہ کمینگی نہیں تو اور کیا ہے۔

اے مسلمانان عالم! کیا ایسا انسان نبوت کے قابل ہے...... کیا ایسا بدمعاش کمینہ فطرت مسلمانوں کے سامنے بات کرنے کے بھی قابل ہے پھر بھی ان لوگوں پر افسوس ہے جو کہ مرزا اور اسکے پیروں کاروں کو مسلمان تصوّر کرے...... مرزائی ان عقائد فاسدہ کی بناء پر قطعی کافر ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ یہ فقط میرا ہی فتویٰ نہیں بلکہ امت محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں جہل آمیز گستاخیاں

جگر گوشہ بتول، دلبند علی المرتضیٰ، برادر حسن مجتبیٰ، راکب دوش مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، شہید کرب و بلا، شہزادہ گلگوں قبا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مقدسہ سے کون کلمہ گو واقف نہیں اور امام ہمام سے جو محبت مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اس کا کون معترف نہیں اور یہ حقیقت براہین سے مبرہن ہے کہ آپ کی شہادت عالم اسلام کی نہ صرف مثالی شہادت ہے بلکہ آپ نے جام شہادت نوش فرما کر حق کی بنیادوں کو حصن حصین بنا دیا ہے۔

شاہ است حسین بادشاہ است حسین　　دین است حسین دیں پناہ است حسین

سر داد نہ داد دست در دست یزید　　حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

آپ کی عبادت، ریاضت، سخاوت، ولایت، شرافت، ذکاوت، نیابت، خلافت، قیادت، امامت، جرأت، شجاعت، لطافت، نفاست، فصاحت، بلاغت، امانت، صداقت، فہامت، دیانت اور شہادت عالم کے باکمال لوگوں کیلئے سنگ میل اور نشان راہ کا مرتبہ رکھتی ہے اور آپ کا خون سالکین کو منزل مقصود کا راہ دکھاتا ہے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف شہید ہی نہیں بلکہ آپ **امام الشہداء** ہیں آپ زندہ ہیں اور آپ کا خون اسلام کے پودے کیلئے روح بن چکا ہے۔

مرتبہ اسلام کا جس نے دوبالا کر دیا　　خون نے جس کے دو عالم میں اجالا کر دیا

لیکن افسوس کہ دجال وقت مرزا غلام احمد قادیانی کی قلم شوخ اور تخیلات فرسودہ وذہن بوسیدہ وشرافت از دست رفتہ بے علم و بے فہم جاہل مرکب و مجہول مطلق کے ذہن یہودی، ارادہ یزیدی و عقل آوارہ سے اسلام کے شہید اعظم کی ذات مقدسہ بھی محفوظ نہ رہ سکی ملاحظہ ہو۔

تم مجھے گالی دیتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ کیوں مجھے گالی دیتے ہو کیا امام حسین کے سبب سے تمہیں کوئی رنج پہنچا ہے پس تم افروختہ ہوئے کیا تم اس حسین کو تمام دنیا سے زیادہ پرہیزگار سمجھتے ہو اور یہ بتلاؤ کہ اس سے تمہیں دینی فائدہ کیا پہنچا میں تمہیں حیض والی عورت کی طرف دیکھتا ہوں تم نے حسین کو تمام مخلوق سے بہتر سمجھ لیا ہے گویا آدمیوں میں وہی ایک آدمی تھا کاش تمہیں سمجھ ہوتی کیا تم نے اس حسین کا مقام دیکھ لیا ہے یا ساری عمارت ظن پر ہے کیا تم اس حسین کو محض جھوٹ اور افتراء کی راہ سے بلند کرنا چاہتے ہو کیا تم اس کو وہ پیالہ پلانا چاہتے ہو جو خدا نے اس کو نہیں پلایا۔ و ان مقامی اور میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر ہے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے۔ (اعجاز احمدی و درثمین)

آپ نے مرزا کی سعی مذموم ملاحظہ فرمائی جو کہ اس نے امام حسین کا مرتبہ گھٹانے کیلئے چوٹی کا زور لگایا اس کے جواب میں عرض ہے کہ قل موتوا بغیظکم لیکن مرزا کی اسی مقام پر آتش انتقام سرد نہیں ہوئی بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ملاحظہ ہو۔

کربلائے است سیر ہم آنم صد حسین اندر گریبانم (درثمین)

میری ہر سیر کربلا ہے اور میرے گریبان میں سو حسین ہیں

بہر صورت اہل انصاف یہ فیصلہ خود کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی اہل بیت کے متعلق کتنے کافرانہ اور ذلیلانہ عقائد کا مالک ہے اور اہل بیت کے بروج مشیدہ پر اس نے کس نافہمی سے تیر اندازی کی ہے مرزا اور اس کے ہمنواہی قد خسروا خسرانا مبینا کے مصداق نہیں تو اور کیا۔ اور لعنهم الله فی الدنیا والاخرة وغیرہ ان جیسے فساق منافقین کے حق میں نازل نہیں ہوئیں تو اور کیا۔

یہاں تک مختصراً مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ذکر کیا گیا۔ جو اس کا اکابرین اسلام کے متعلق تھا اب ایک جھلک ان عبارات کی ملاحظہ فرمایئے جو مرزا صاحب نے اپنی مدح میں تحریر فرمائیں عبارات علی سبیل الاختصار ذکر کر دی جائیں گی اور آخر میں کتاب کا حوالہ ہوگا۔ ملاحظہ ہوں!

مرزا قادیانی کی عقل کی چتا

☆ میں خدا کا باپ ہوں ☆ خدا کا بیٹا ہوں (حقیقت الوحی) ☆ خدا کی بیوی ہوں ☆ خدا کا نطفہ ہوں ☆ خدا کے مانند ہوں ☆ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار فرمایا اور اس پر عمل سے میری حالت نا قابل بیان ہوگئی (اربعین) ☆ مذکر ہوں مجھے شہوت ہوتی ہے ☆ مؤنث مجھے حیض آتا ہے ☆ میرا بیٹا خدا ہے گویا خدا ہے (حقیقت الوحی) ☆ اولاد آدم بھی نہیں ہوں ☆ آدم بھی ہوں یعنی پیغمبر ☆ پچاس آدمیوں کی قوت باہ رکھتا ہوں ☆ نامرد ہوں ☆ برہمن ہوں ☆ رودر گوپال ہوں ☆ اسرائیلی ہوں یعنی یہودی ☆ بے شک ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بھی بڑھ گئیں ☆ جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے ☆ کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کی مگر کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں جانا (اربعین نجم الہدی، نزول المسیح، آئینہ کمالات اسلام)

جو حضرات میری ترش و تلخ تحریر سے دل برداشتہ ہوں ان کی خدمت میں میری مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ مرزا کی اپنی عبارات دیکھ کر فیصلہ کریں کہ کیا میں نے حقیقت کا پردہ کھولا ہے یا غلط بیانی کی ہے کسی شب و شبہ کیلئے بندہ سے رجوع کریں ان شاءاللہ ہر قسم کی تسلی کرائی جائے گی۔

ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ ان حوالہ جات پر اپنی توجہ مرکوز فرماتے ہوئے حق و باطل کا فرق کریں جس چیز کو پروردگار عالم نے صاف فرمادیا ہے انسانی اختلاط اس میں پرکاہ کا مرتبہ بھی نہیں رکھتا۔ حتی یمیز الخبیث من الطیب

وما علینا الا البلاغ المبین

کرم فرما حضرات سے گزارش ہے کہ بندہ کی کوشش کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعوات حسنہ سے نوازیں اور خصوصاً عشق حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک دعاؤں سے بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ ﴿سید محمد جمال الدین کاظمی غفرلہٗ﴾

حصہ دوئم

عیسائیت

اپنے...... آئینے......میں

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! یہ ایک نہایت ہی دلدوز داستان ہے جسے سن کر ادنیٰ عقل رکھنے والوں کے بھی دل ہل جاتے ہیں کہ جس دین اور مذہب کی اشاعت کرنے کیلئے عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے یا ان سے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے یا صحائف یا کتب سماوی نازل ہوئیں۔

انجیل کی حقیقت

دورِ حاضر کی عیسائیت نہ صرف اس سے کوسوں دور ہے بلکہ صراحۃً اس کے مخالف ہے۔ آج انجیل کا نام ونشان تک باقی نہیں ہے وہ انجیل جو احکامات خداوندی کی ایک زندہ مثال تھی اس کو صرف مسخ نہیں کیا گیا اور اس میں انسانی کلام کی کمی زیادتی ہی صرف روا نہیں رکھی گئی بلکہ اسے بازیچہ اطفال بنادیا گیا ہے اور اس جرم کی تمام تر ذمہ داری پادری صاحبان پر عائد کی جاتی ہے آج کی لاتعداد انجیلیں وہ نہیں جو انجیل کہ کلام ربانی پر مشتمل تھی انجیل حق ہے اس کا نزول حق تھا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس میں داخل جمیع افراد کو اللہ تعالیٰ کی ان تمام کتب اور رسل پر ایمان رکھنا ضروری ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر جناب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک تشریف لائے لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی آج کی موجودہ انجیلیں وہ نہیں بلکہ پادری حضرات کی ذہنی کاوشیں ہیں۔

اگر واقعی یہ انجیلیں حقیقی انجیل کی نقل ہیں تو چند سوال پیدا ہوتے ہیں :۔

۱......انجیل کس زبان میں تھی آپ کو طوہاً و کرہاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی وہ انگریزی اور اُردو میں نہیں تھی بلکہ وہ عبرانی میں تھی۔

۲......اگر وہ عبرانی میں تھی تو اسے اردو یا انگریزی میں تبدیل کس نے کیا اللہ تعالیٰ نے یا عیسائی صاحبان نے آپ کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اسے عیسائیوں نے تبدیل کیا اب کسی کو یہ کس طرح یقین دلایا جاسکتا ہے کہ یہ ترجمے واقعی اسی انجیل کے حرف بہ حرف صحیح ہیں اس کیلئے ضروری ہے کہ اصل کتاب سامنے ہو تو پھر ترجمہ اور اصل کتاب کا تقابل کیا جائے کیا ہے کوئی ایسا عیسائی جو اصل انجیل دکھا سکے اور ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اصل انجیل کسی کے پاس بھی نہیں ہے اگر ہے تو ازراہِ کرام کوئی عیسائی صاحب ہمیں مطلع کرے۔

۳......جب آپ اصل کتاب نہیں دکھا سکتے تو آپ نے یہ ترجمہ اپنے ذِہن سے کیا ہے یا کسی اور ذریعے سے جب کہ کتاب موجود نہ تھی تو ترجمہ کا کیا معنیٰ آپ کو یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ واقعی یہ چند پادریوں کی اختراعات ہیں اور ان میں حقیقت کی بو تک بھی ناپید ہے چہ جائیکہ یہ حقیقی کتاب ہو۔

٤......جب یہ ثابت ہوگیا کہ یہ انجیلیں کلام الٰہی نہیں تو ان کی طرف دعوت دینا یا ان کو کلام الٰہی ٹھہرانا کیا صحیح ہے اور ایک مذہب کے مبلغ کو اتنا دروغ روا ہے کیا یہ آپ کی تگ ودو، بے جا کوشش، مشن ہسپتالیں، اسکول، غیر متناہی لٹریچر اور بیشمار سوسائٹیاں اَن گنت کارکن اور لاتعداد رقم کا صرف کس لئے ہے کیا آپ کی دعوت کلام اللہ کی طرف ہے یا پادریوں کے کلام کی طرف یہ ثابت ہوچکا کہ انجیل اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں تو لازماً آپ چند انسانوں کی کلام کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں تو یہ اظہر من الشمس ہوگیا کہ آپ کی تمام کوششیں گروہ بندی اور سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی ہیں اور اسطرح آپ اپنی جماعت کو پھیلا کر محض سیاسی استحکام حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر آپ واقعی حق پسند ہیں تو آیئے مذہب اسلام کی طرف کہ آپ کو ہر سوال کی تسلی بخش جواب دیا جائے گا اور آپ پر یہ ثابت ہوجائے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقعی وہ سچے رسول ہیں جن کی تشریف آوری کی خبریں انجیل نے دی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جن کی حقانیت کے متعلق طویل وعریض خطبات دیئے ہیں اگر آپ کو اس چیز پر یقین نہیں آتا تو آپ کے پادری حضرات بھی اس چیز کو اپنی انجیلوں میں لکھ گئے ہیں۔

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ میں آیت سولہویں ملاحظہ ہو۔

اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے لفظ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنی وکیل یا شفیع کے لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایسا آنے والا کون ہے جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی جس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو لازماً وہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔

(یوحنا، باب ۱۴، آیت ۱۹)......ملاحظہ ہو۔

اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ اس مقام پر ظاہراً معلوم ہو گیا کہ آپ کا مقصد نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی تھی اور آپ نے اپنی اُمت کو آپ کی آمد کا کس طرح منتظر بنایا اور شوق دلایا اور دُنیا کا سردار فرما کر یہ تصریح فرما دی کہ آپ سیّد العالمین ہوں گے۔

(یوحنا، باب ۱۶، آیت ۱۳)......ملاحظہ ہو۔

لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد **وما ینطق عنھا لھوی ان ھو اللہ یوحی** کی صفت سے موصوف اور غیب کی خبریں دینے والے آقائے نامدار، مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تو ہیں۔

۵......جس انجیل کے اوپر حوالے درج کئے گئے ہیں اگر یہ انجیل ہے تو عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کے فرامین پر عمل کیوں نہیں کرتے اور اگر صحیح انجیل نہیں تو ہمارا مدعیٰ ثابت ہو گیا ہے اگر آپ اسے انجیل مانتے ہیں تو اس پر عمل کیوں نہیں کرتے آپ کا نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانا کتاب اللہ اور ارشاد عیسیٰ علیہ السلام سے انحراف ہے لازماً آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یا تو یہ انجیل نہیں اور اگر انجیل ہے تو آپ مسیحی نہیں کیونکہ اگر نبی کے کلام سے روگردانی ایمان ہے تو آپ بڑے مومن ہوئے ورنہ آپ قطعی ایمان کا دعویٰ نہیں کر سکتے چہ جائیکہ مسیحی ہونا ہے کوئی مسیح جو مذکورہ بالا سوالات کا رد کر سکے یا تسلی بخش جواب دے سکے۔

اے عیسائیو! اگر تمہارے دلوں میں ذرّہ بھر انصاف ہے اور ادنیٰ تامل کر سکتے ہو تو خدائے عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے ذرا غور کرو اور اپنی اور سادہ لوح مسلمانوں کی زندگیوں کو برباد نہ کرو اور اپنے عزیز جسموں کو دوزخ کا ایندھن نہ بناؤ کیا آج کل جو آپ کے اعمال ہیں ان کے باوجود تم نَجات کے خوش کن خیالات میں مبتلا ہو، کیا تمہارا یہ عقیدہ نہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کے مطابق بدلہ ملے گا۔

(انجیل متی باب ۱۶ آیت ۲۷)......ملاحظہ ہو۔

ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔

تو معلوم ہوا کہ مسیحی حضرات کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ ہر شخص کو اسکے کیے کا بدلہ ملے گا تو پھر آپ کفر کیوں کرتے ہیں......کیا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات یہی ہیں جہاں کا کفر و شرک، بدمعاشی، زنا، لواطت، جوابازی، شراب نوشی، خنزیر خوری، القصہ دنیا کا وہ کون سا گندہ فعل ہے وہ کونسی بدمعاشی ہے جو دَورِ حاضر کے عیسائیوں میں نہیں پائی جاتی...... چوری اور پھر سینہ زوری......ایک تو کثیر نصائح کے آپ مرتکب ہیں اور مزہ یہ ہے کہ انہیں پھر آپ شریعت عیسوی کا رنگ دیتے ہیں۔

ببریں عقل و دانش بباید گریست

٦......اگر موجودہ انجیلیں واقعی انجیل کا ترجمہ ہیں تو ان میں بیشمار تضاد پایا جاتا ہے اور جو کلام متضاد ہو وہ قابل عمل نہیں ہوتی اور بے مقصد تکرار (Repeatation) کلام کے ضعف کا آئینہ دار ہوتا ہے موجودہ انجیلوں میں چونکہ تضاد ہے اس لئے نہ تو یہ کلام قابل قبول ہے اور نہ ہی یہ کلام الٰہی ہوسکتا ہے کلام الٰہی ہر قسم کے نقائص سے پاک ہوتی ہے (چونکہ اختصار ملحوظ ہوتا ہے اسلئے بندہ اِن شاءَ اللہ تضاد کی مثالیں آئندہ شائع ہونے والے رسالے میں بیان کرے گا) چونکہ اس میں تضاد ہے لہٰذا یہ کلام الٰہی نہیں کیونکہ آج کل عام طور پر چار انجیلیں دکھائی جاتی ہیں اور ہر ایک کیلئے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ اصل انجیل کے ترجمے ہیں تو مسیحی حضرات سے گزارش ہے کہ ان چاروں میں جو اختلاف ہے کم ازکم اسے ختم کیا جائے یا کسی ایک کے متعلق دعویٰ کیا جائے اگر آپ ایک کیلئے دعویٰ کریں گے تو پھر بھی خلاصی مشکل ہے کیونکہ ہر ایک کتاب کی عبارتوں میں زبردست اختلاف ہے اس جملہ بحث کا حاصل یہی ہے کہ موجودہ انجیلیں کلام الٰہی پر مشتمل نہیں اور نہ اصل انجیل کا یہ ترجمہ ہیں ورنہ جو تمام اعتراضات ترجمہ پر ہوئے وہی تمام اعتراضات انجیل شریف پر ہوں گے اور یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اصل انجیل ان تمام خرابیوں سے پاک اور موجودہ انجیلیں انسانی کلام اور غلطیوں کا مرقع ہیں۔

عیسائیوں کی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں

مسیحی حضرات سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات اقدس بھی نہ بچ سکی اوران لوگوں نے ذاتِ باری تعالیٰ کے متعلق بھی گندے خیالات کا اِظہار کیا۔

(پیدائش باب ۶ آیت نمبر۶)......ملاحظہ ہو۔

خدا انسان کو پیدا کرکے پچھتایا اور دلگیر ہوا۔

(نمبرا کرنتھیوں باب ا آیت نمبر ۲۵)

کیونکہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے۔

آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ جن لوگوں کے نزدیک (العیاذ باللہ) ذات وحدہٗ لاشریک بیوقوف ہوسکتی ہے۔کیا اس کے باوجود وہ لوگ ایمان کی دعویٰ کرسکتے ہیں......قطعاً نہیں۔

عیسائیوں کی انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں

مسیحی حضرات کے پنجۂ استبداد سے انبیاء کرام کی ذات قدسیہ بھی محفوظ نہ رہ سکیں اور ان معصوم لوگوں پر بھی ایسے اتھام والزام لگائے گئے ہیں کہ ایک صاحبِ ایمان میں ان کے سننے کی قوت بھی نہیں۔

(پیدائش باب ۱۹ آیت نمبر ۳۰)......ملاحظہ ہو۔

اور لوط حنفر سے اپنی دونوں بیٹیوں سمیت نکل کر پہاڑ پر جا رہا کیونکہ حنفر میں رہنے سے اسے دہشت ہوتی اور وہ اور اس کی دونوں بیٹیاں ایک غار میں رہنے لگے تب پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ ہمارا باپ بوڑھا ہے اور ان پر کوئی مرد نہیں جو دنیا جہاں کے دستور کے موافق ہمارے پاس اندر آئے آؤ ہم اپنے باپ کو مئے پلائیں اور اس سے ہم بستر ہوویں تاکے اپنے باپ کی نسل باقی رکھیں سوانہوں نے اسی رات اپنے باپ کو مئے پلائی اور پلوٹھی اندر گئی اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی پر اس نے اس کے لیٹے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا اور دوسرے روز ایسا ہوا کہ پلوٹھی نے چھوٹی سے کہا کہ دیکھ کل رات تو میں اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی آؤ آج رات بھی اس کو مئے پلائیں اور تو بھی جا کے اس سے ہمبستر ہو کہ اپنے باپ کی نسل باقی رکھیں سو اس رات کو بھی انھوں نے اپنے باپ کو مئے پلائی اور چھوٹی اس سے ہمبستر ہوئی اور اس نے اس کے لیٹتے اور اٹھتے وقت اسے نہ پہچانا سو لوط کی دونوں بیٹیاں اس سے حاملہ ہوئیں اور بڑی نے ایک بیٹا جنا اور اس کا نام موآب رکھا وہ موآبیوں کا جواب تک ہیں باپ ہوا اور چھوٹی نے بھی ایک بیٹا جنا اور کا نام بن عمّی رکھا وہ بنی عمون کا جواب تک ہیں باپ ہوا۔

قارئین حضرات! ذرا دِل پر ہاتھ رکھ کر خیال فرمائیں کہ نبی کی شان میں اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہوسکتی ہے۔(ولاحول ولاقوۃ الا باللہ)

اس سے بڑھ کر اور ستم یہ ہے کہ حضرت رودت جو موآبی نسل ہیں۔(نمبر اردت باب ۲ آیت ۳۲، نمبر اردت باب ۲ آیت نمبر ۲،۲)

یہ حضرت ایسی وحضرت داؤد وحضرت سلیمان اور باقی انبیائے نبی اسرائیل وحضرت یسوع مسیح کی جدہ محترمہ ہیں۔یعنی مذکورہ بالا جمعی عبارتوں کا مقصد انبیاء بنی اسرائیل کی توہین کرنا ہے اور ثابت کرنا ہے کہ عمونی یا موآبی خداوند کی جماعت میں داخل نہ ہو۔

(استثنا باب ۲۳ آیت نمبر ۳) یعنی موآب اور بنی عم کی نسل قیامت تک خدا کی بادشاہی میں نہیں آسکتی کہ وہ نبی نہیں بن سکتے ان معصوم لوگوں پر جن کی ذوات کریم عیبوں اور گناہوں سے پاک ہیں ان پر محض اس لئے کیچڑ اُچھالنا اور ان کے متعلق اتنے قبیح الفاظ محض اس لئے کہنا کہ ان کی نبوت ثابت نہ ہوسکے کیا ظلم عظیم اور بے مثال غداری نہیں تو اور کیا ہے......

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست گستاخی

آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا جب بیٹا مانتے ہیں تو آپ کے متعلق عیسائیوں کے کیا خیالات ہیں۔

(گلتیوں باب ۳ آیت نمبر ۱۳) ...... مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹایا گیا وہ لعنتی ہے۔

(استثنا باب ۱ آیت نمبر ۲۳) ...... وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے ملعون ہے۔

افسوس صد افسوس! عیسائیوں کی عقل پر جو ایک طرف عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور دوسری طرف ان کو ہی ملعون کہتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں لعین یعنی ملعون سے بری گالی نہیں پائی جاتی ذلیل ترین انسان کو بھی معلون نہیں کہا جاتا چہ جائیکہ ایک مقدس نبی یا رسول کو۔ ساتھ یہ مزہ کہ شریعت کو بھی لعنت ثابت کردیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو لعنتی اور شریعت کو لعنت ثابت کرکے اپنے لئے تمام قیودات شرعی کا خاتمہ کردیا۔

مختصر طریقہ پر عیسائیوں کے نظریات وعقائد کا اجمالی خاکہ جو آپ کے سامنے پیش کیا گیا اُمید ہے کہ اہل درد حضرات اس کتابچے کو زیادہ سے زیادہ مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں گے اور ہم اپنی وسعتوں کے مطابق اس کتابچے کو آئندہ شائع ہونے والے کتابچوں کو جمع کرکے ان مسلمان بھائیوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے جنہوں نے اپنی سادگی کے باعث یا مساوی ترقیوں کے جھانسے میں یا دُنیاوی لالچ میں عیسائی مذہب اختیار کیا ہے یا اپنے بچوں کو عیسائیوں کے اسکولوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخل کراتے ہیں لیکن انہوں نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ آخر انہیں اسکولوں میں کیا سکھایا جاتا ہے یقین جانئے کہ علی الصبح ان کو خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینے کے بجائے روح القدس کے ترانوں پر مجبور کیا جاتا ہے اور بائبلی تعلیمات ان کے ذہن میں ٹھونسی جاتی ہیں آخر وہ معصوم اپنی لاأبالی کے دور میں اپنے مذہب اسلام کو خیر باد کہہ بیٹھتے ہیں اور بڑے ہوکر پھر وہ پکے عیسائی بن جاتے ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائیو! خدا کا خوف کرو اور ان چند روزہ ترقیوں اور سہولتوں کے پیچھے پڑ کر اپنے مذہب اسلام کو چھوڑ کر ایک ایسے مذہب کا رُخ نہ کرو، جس کی بنیاد خیالی اور حقیقت سے بالکل کھوکھلی ہے عیسائی مذہب میں جا کر تم سے دینی دنیوی اخلاقی جمیع قدریں ختم ہو جائیں گی اور پھر محض آپ بے حیائی و بے ایمانی کا مجسمہ بن کر رہ جائیں گے۔

حقیقی ترقی اور عزت اسلام میں ہی ہے۔

انتم الا علون ان کنتم مؤمنین مومن کی حیثیت سے ہی تم عزت مند ہو سکتے ہو۔ (القرآن پاک)

اور عیسائی صاحبان سے بھی پرزور گزارش ہے کہ آپ اپنے مذہب کا نگاہ عمیق سے مطالعہ کریں اور اس کے بعد اسلام و عیسائیت کا تقابل کر کے جو مذہب پسند اور مضبوط اور حق نظر آئے اسے اختیار کریں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

سید محمد جمال الدین کاظمی غفرلہٗ